ماڈیول نمبر 10

تدریسِ معاشرتی علوم

TEACHING OF SOCIAL STUDIES

"تعلیم سب کیلئے"

نوشہرہ پراجیکٹ

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ این۔ڈبلیو۔ایف۔پی۔، ایبٹ آباد

بہ اشتراک و تعاون: یونیسکو (UNESCO)، اسلام آباد

ماڈیول نمبر 10

تدریسِ معاشرتی علوم

TEACHING OF SOCIAL STUDIES

نظامت نصاب وتعلیم اساتذہ این۔ڈبلیو۔ایف۔پی۔، ایبٹ آباد

باشتراک وتعاون: یونیسکو (UNESCO)، اسلام آباد

ایڈیشن	....	اوّل
مقامِ اشاعت	....	ایبٹ آباد
تاریخ اشاعت	....	جنوری، 2002
تعداد	....	270
صفحات	....	22
مطبع	....	قاضی پرنٹرز، اڈہ گامی، ایبٹ آباد۔
ناشران:	....	ا۔ نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ این۔ڈبلیو۔ایف۔پی، ایبٹ آباد۔

۲۔ یونیسکو (UNESCO) اسلام آباد۔

FOREWORD

The UNESCO Office, Islambad has assigned responsiblity for developing curricula as to train female teachers in Nowshehra District under EFA programme. For this purpose learning material consisting of twelve modules was developed and organized by Curriculum & Teacher Education N.W.F.P., Abbottabad a source of study and reference. It stresses the social, philosophical, psychologicl, Institutional and Instructional aspect of teacher education in general and in each major content area: language, social studies, mathematics and science. The modules present a descriptive and practical approach to the study of pedagogical skills and its implementation in class-room condition. In the light of objectives of EFA, emphasis has shifted from contents to society, children and learning process. Primary importance is given to the learner and his schooling. Each module contributes to the development of understanding level of the children, organizational patterns of the school, curriculum deliveries and evaluation system. The research importance and principles of school environment are utilized to analyze and synthesize the activities and conditions as make primary education open and for all.

In completion of this gigantic task of national importance I am appreciative of the financial support provided by UNESCO Islambad. Special thanks goes to Mrs. Inge Borg Brienes, Director, UNESCO who was kind enough to extend all possible help and cooperation during all stages of the work. I am grateful to Mr. Arshad Saeed Khan for his encouragement, guidance and assistance which he provided in accomplishment of this large endeavour.

I would like to thank the members of curricula committee who worked dedicatedly in developing subject matter for different modules.

I would also like to express my most heartfelt thanks and appreciation to both Prof. Dr. Muhammad Zafar Iqbal, and Dr. Abdur Rehman for their helpful comments, useful suggestions and contributive criticism.

The piercing gentle attitude manifested by Mueer Ahmad Awan, Subject Specialist during constructing curricula will for ever remain a symbol of academic success for this Directorate.

Umar Farooq

Director

پیش لفظ

اگر دیکھا جائے تو انسان نے ایک دم چاند پر قدم نہیں رکھا بلکہ بتدریج ترقی کی۔ اور یہ ترقی کسی ایک سمت میں نہیں ہے بلکہ اس کے کئی پہلو ہیں۔ انسان نے سماجی حوالے سے ترقی کی اور اپنے لئے قوانین بنائے۔ اس نے معاشی حوالے سے ترقی کی تو سائنسی بنیادوں پر معیشت کا ڈھانچہ تعمیر کر ڈالا۔ اُس نے سیاسی حوالے سے ترقی کی تو حکومتوں اور سیاست کے ڈھانچے کی تشریح کی۔ یہ ساری ترقی انسان کی بے چین فطرت کی غمازی کرتی ہے۔ جو قومیں اپنی ترقی سے مطمئن نہیں ہوتیں وہ کبھی جمود کا شکار نہیں ہوتیں۔ اور اسی میں یعنی حرکت میں کامیابی و کامرانی ہے۔ اس اصول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تعلیمی عمل کے میدان میں ہم نے بھی حرکت کو ہی زندگی سمجھا۔

تدریس کسی بھی معاشرے کیلئے زندگی کی بہترین اقدار کو قائم رکھنے کا وسیلہ بھی ہے اور بدلتے ہوئے حالات میں ان اقدار کی تعمیر نو کی کاوش بھی۔ کسی معاشرے میں تدریس ان خصوصیات کی حامل نہ رہے تو معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ تدریس کی اس اہمیت کے پیش نظر ادارہ ''نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ۔ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی'' نے گورنمنٹ آف این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔ اور یونیسکو۔ اسلام آباد کے تعاون و اشتراک سے ایک تعلیمی پروگرام شروع کیا ہے۔ جس کا مقصد سب کو تعلیمی مواقع فراہم کرنا ہے۔ اس ضمن میں پروگرام کی ابتدا نوشہرہ ڈسٹرکٹ سے کی جارہی ہے۔ اساتذہ کی تربیت اور اس کی اہمیت کو مدِ نظر رکھ کر تدریسی مواد جو بارہ ماڈیولز پر مشتمل ہے تیار کیا گیا ہے۔ تدریسی مواد جو ماہرین تعلیم کی کوششوں کا نتیجہ ہے با قاعدہ تحقیق کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے۔

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے میں ڈائریکٹر یونیسکو اسلام آباد، مسز انگے بورگ برائینس (Mrs Inge Borg Brienes) اور جناب ارشد سعید خان کا ممنون ہوں کہ جنہوں نے اس کارِ عظیم میں رہنمائی، حوصلہ افزائی اور معاونت فرمائی۔
یہاں پر پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال، ڈاکٹر عبدالرحمان اور تمام ماڈیولز مصنفین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اپنی علمی بصیرت، تجربے، پیشہ وارانہ صلاحیتوں اور تعمیری تنقید سے اس اہم اور عظیم کام کی تکمیل میں نمایاں کردار ادا کیا۔
میز احمد ماہر مضمون کی کاوشوں، صلاحیتوں اور محنت کو بھی سراہتا ہوں جن کی بدولت ''تعلیم سب کیلئے'' (نوشہرہ پراجیکٹ) ادارہ ہذا کیلئے ایک سنگ میل کی حیثیت سے یاد رکھا جائے گا (انشاءاللہ)۔

عمر فاروق
ڈائریکٹر
نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی ایبٹ آباد

فہرست عنوانات

TABLE OF CONTENTS

تعارف

معاشرتی علوم کوایک اہم مضمون کی حیثیت سے ابتداء ہی سے جانا پہچانا جاتا ہےاوراسکی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ ہر دور میں جب بھی مضامین کی درجہ بندی کی گئی اس کواپنے گروپ میں نمایاں حیثیت حاصل رہی۔سکولوں میں طلباء کی کثیر تعداداسکا مطالعہ بڑے شوق اورانہماک سے کرتی ہے۔اس اہمیت کی وجوہات کچھ بھی ہوں مگر یہ حقیقت کہ مضمون سکول میں طلباء کوایسی مہارتوں کواپنانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔جس کی بدولت وہ انسانی تعلقات،افراد کی خوبیوں اورصلاحیتوں،اپنے تہذیبی اورثقافتی ورثوں،مختلف نظریات کوسمجھنے اورتجزیہ کرنے کاشعور حاصل کرتے ہیں ۔زندگی کی اقدار اورگردوپیش میں جوکچھ ہورہااور بدلتی ہوئی دنیا کےعوامل پرنگاہ رکھنے کے اہل ہوسکتے ہیں۔

اس اعتبار سے معاشرتی علوم کے استاد کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ طلبہ میں انسانی معاملات میں عہد برآ ہونے کے لئے دانشمندانہ عمل کی صلاحیت پیدا کرے۔اس صلاحیت کا وجوداور فروغ معلم کے طریقہ تدریس پرانحصار کرتا ہے۔تدریسی نقطہ نظر سے تدریسی طریقے سے مراد وہ منظم منصوبہ ہے جس کے ذریعے سے معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔معاشرتی علوم کی تدریس کے لیے بھی کئی ایک طریقے لائے جاتے ہیں۔اس بات کا فیصلہ کرنے کے لیے کہ ان طریقوں میں سے کونسا طریقہ خصوصی مقاصد کے حصول میں زیادہ مددگار ثابت ہوگا تمام طریقوں کے لائحہ عمل سے آگاہی ضروری ہے تاکہ حالات کے مطابق اس عمل میں لاکر مطلوبہ مقاصد حاصل کے جاسکیں۔مشہور ماہر تعلیم کےقول کے مطابق ''مختلف اصطلاحوں کی تعریفیں،قواعد وضوابط اورفارمولے یادکرلیناایساہی ہے جیساکسی مشین کے پرزوں کے ناموں سے واقفیت حاصل کرنااور یہ نہ جاننا کہ پرزے کہاں کام کرتے ہیں۔ہمارے روایتی طریقہ تدریس میں یہی روح کار فرماہے۔بچے معلومات کومحض رٹ لیتے ہیں اور پرچہ امتحان میں منتقل کردیتے ہیں۔یہ معلومات تفہیم سے عاری ہوتی ہیں۔

انہی مسائل اوربچوں کی ضروریات کوسامنے رکھ کران اسباق کا ایک نمونہ مرتب کیا گیا۔امید ہے کہ ہمارے اساتذہ کرام اس سے استفادہ فرمائیں گے۔اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکراپنے ماحول اوروسائل کے پیش نظران میں مناسب ترامیم کرسکیں گے۔زیرنظر ماڈیول میں اسباق کی ترتیب اس انداز میں کی گی ہے کہ شروع میں نصاب کا خلاصہ دیا گیا ہے جوتدریس سے پہلے اساتذہ کے ذہن نشین ہونا انتہائی ضروری ہے۔یہ معلومات صرف اساتذہ صاحبان کے لیے ضروری ہیں۔اسکے علاوہ ہر سبقی خاکہ کے تدریسی مقاصد،تدریسی معاونات،طریقہ ہائے تدریس،تدریسی مشاغل اورجائزہ کے مختلف طریقوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

مقاصد

س ماڈیول کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

(۱) پرائمری سطح پر معاشرتی علوم کی اہمیت جان سکیں۔

(۲) تدریسی مہارتوں میں مہارت حاصل کر سکیں۔

(۳) تدریسی اعانات کو مؤثر طریقے سے استعمال کر سکیں۔

(۴) کمرہ جماعت میں مؤثر طریقے سے اسباق پڑھا سکیں۔

(۵) دوران تدریس بچوں میں سیکھنے کیلئے دلچسپی پیدا کر سکیں۔

(۶) مختلف طریقہ ہائے تدریس کو اپنا سکیں۔

(۷) ماڈیول ''ہم نصابی سرگرمیاں'' کو بہتر انداز میں تدریسِ معاشرتی علوم کے لئے استعمال کر سکیں۔

سبقی خاکہ

(۱) مقاصد:

اس عنوان کے تحت متعلقہ تصورات کی تدریس کے مقاصد کو مزید تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن کو معلوماتی، احساسی اور مہارتی مقاصد کہتے ہیں۔ تدریس کے موثر اور بامقصد ہونے کے لیے معلم کی ان مقاصد سے آگاہی اشد ضروری ہے۔

(۲) تدریسی معاونات:

اس عنوان کے تحت وہ تمام معاونات جن کی اس سبق کی تدریس میں ضرورت ہے نشاندہی کر دی گئی ہے۔ لیکن اساتذہ خود اپنے مقامی حالات اور وسائل کو مدنظر رکھ کر تدریسی معاونات حاصل کر سکتے ہیں۔

(۳) طریقہ ہائے تدریس:

دیے ہوئے سبق میں جو ممکن طریقہ ہائے تدریس استعمال کیے جا سکتے ہیں ان کی مختصر نشاندہی کی گئی ہے۔ اساتذہ ماحول کے مطابق ان طریقوں سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

(۴) تدریسی مشاغل:

اس عنوان کے تحت ان مشاغل کو لیا گیا ہے جو عملاً انجام دے کر لکھنے کے عمل میں تقویت کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ جو تصورات کی وضاحت کے لیے بچوں کو فراہم کرنا ضروری ہیں ان تجربات و مشاہدات کے لیے ایسا سامان تجویز کیا گیا ہے جس کا حصول ناممکن نہ ہوں۔ معلم خود اپنے مدرسہ کے ماحول اور ضروری سہولتوں کے مطابق تمام مشاغل بروئے کار لا سکتا ہے ان میں براہ راست مشاہدہ اور تجربہ پر زور دیا گیا ہے۔ تاہم معلم ان مشاغل کی منصوبہ بندی صحیح طور پر کرے اور زیادہ سے زیادہ بچوں کی شرکت کے لیے ان کو دلچسپ بنائے۔ تاکہ بچوں کا فطری تجسس اور قوت مشاہدہ کو ابھرنے اور پنپنے کا موقع ملے۔

جائزہ اور پیمائش:

اس عنوان کے تحت ان باتوں کی طرف رہنمائی کی گئی ہے جن کا جائزہ لینا اور پیمائش کرنا مطلوب ہے۔ اس میں معلوماتی، احساسی اور مہارتی جائزے شامل ہے۔ یہ اندازہ کرنے کے لیے کہ تدریس کے مقاصد کے حصول میں کس حد تک کامیابی ہوتی ہے موثر تدریس اپنے نتائج کا جائزہ لیتی رہتی ہے۔ جو آغاز تدریس سے انجام تک جاری رہتا ہے۔

نمونے کے چند اسباق

ہندوؤں اور مسلمانوں کا تہذیبی فرق

مقاصد:

(۱) معلوماتی: طلبا/طالبات کو مسلمانوں اور ہندوؤں کے اس تہذیبی فرق سے روشناس کرانا جو آگے چل کر قیام پاکستان کا سبب بنا

(۲) استحسانی: مساوات اور جمہوریت کا استحسان پیدا کرنا۔

(۳) مہارتی: (i) مسلمانوں اور ہندوؤں کے تہذیبی فرق کا چارٹ بنانا

(ii) مسلمانوں اور ہندوؤں کے تہذیبی فرق پر تقریر کرنا

(iii) مسلمانوں اور ہندوؤں کے تہذیبی فرق پر مضمون لکھنا۔

تدریسی معاونات: ا۔ایشیا کا نقشہ، ہندوؤں کی بتوں کے سامنے پوجا کرتے ہوئے تصویریں، مندر کی تصویر، تہذیبی فرق کو ظاہر کرنے کے لیے تصاویر کی مدد سے بنا ہوا چارٹ جس میں مسلمانوں کی مساجد اور ہندوؤں کے مندر مسلمانوں کا سجدہ اور ہندوؤں کے بتوں کے آگے تصویر، گائے کی تصویر، مندر کی تصویر مندر ہندوؤں کے لیے مقدس چیز ہے۔

طریقہ ہائے تدریس: بیانیہ، سوال و جواب کے ذریعے۔

سبق کا آغاز: معلم بچوں سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھے۔

(۱) مسلمان ہندوستان میں کہاں سے آئے؟ (۲) برصغیر پاک و ہند میں مسلمان کب داخل ہوئے تھے؟

ان سوالات کے جوابات کے بعد طلباء کے سامنے ایشیا کا نقشہ لٹکایا جائے اور طلباء کو بتایا جائے کہ مسلمان عرب سے نکل کر تمام دنیا میں پھیل گئے تھے۔ برصغیر پ۔و۔ہند میں ہندو مذہب کے لوگ آباد تھے۔ مسلمان اس علاقے کو فتح کر کے یہاں آباد ہو گئے۔ اور اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔ مسلمانوں نے برصغیر پاک و ہند میں تقریباً ایک ہزار سال تک حکومت کی اور ہندو اور مسلمان ساتھ ساتھ رہتے تھے مگر ان دونوں کے رہن سہن میں فرق تھا۔ دونوں کے مذہب بالکل جدا تھے کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ مسلمان کتنے خداؤں کو مانتے ہیں؟ (صرف ایک کو)

کیا مسلمان خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرتے ہیں؟ (نہیں ہرگز نہیں)

یہاں معلم بتائے کہ ہندو بہت سے خداؤں کو مانتے ہیں اور اپنے خدا کو دیوتا کہتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں سے بناتے ہیں اور پھر انھیں سجدہ کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ بچو کیا ہم مسلمان تمام انسانوں کو برابر سمجھتے ہیں کہ نہیں۔ (جی ہاں) جبکہ ہندو بہت سی ذاتوں پر یقین رکھتے ہیں اور مسلمانوں کو ناپاک سمجھتے ہیں۔ اور ہندو چار ذاتوں میں تقسیم ہیں۔ اونچی ذات والے ہندو نیچی ذات والے ہندوؤں کے قریب بیٹھنا بھی پسند نہیں کرتے۔

پھر معلم سوال کرے کہ بچو آپ گھر کیسے بناتے ہیں؟ روشن ہوادار کھلے کھلے یا تنگ و تاریک؟ ممکنہ جواب کے بعد کہیں کہ ہندو مکانوں کو تنگ و تاریک بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہندو کی شادی اور موت تک کے طریقے جدا ہیں۔ وہ اپنے مردوں کو جلاتے ہیں اور اگر خاوند مر جائے تو اسکی زندہ بیوی بھی ساتھ ہی جلا دی جاتی ہے۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کے مہینوں کے ناموں میں بھی فرق ہے۔ مسلمانوں کے نام اور ہندوؤں کے ناموں میں بھی فرق ہے۔ مثلاً مسلمان اپنے نام، عبداللہ عبدالرحمٰن، اور شبیر محمد، غلام رسول رکھتے ہیں جن میں خدا اور اسکے رسول سے تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ جبکہ ہندوؤں کے نام انکے بتوں اور دیوتاؤں کے ناموں سے تعلق ظاہر کرتے ہیں، مثلاً رام چند، بھگوان داس، پریم چند وغیرہ۔ مسلمان بڑی عید پر قربانیاں کرتے ہیں اور گائے بھی ذبح کرتے ہیں جبکہ ہندو گائے کو مقدس اور اپنی ماں سمجھتے ہیں اور اسکی پوجا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے اور ہندوؤں کے مذہبی تہواروں میں بھی فرق ہے مسلمان عید مناتے ہیں ہندو ہولی اور دیوالی مناتے ہیں۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کے لباسوں اور عبادات میں بھی فرق ہے۔ مسلمان اذان دے کر نماز پڑھتے ہیں خاموشی سے عبادات کرتے ہیں جبکہ ہندوؤں ڈھول اور باجے بجاتے ہیں۔

مشاغل: (۱) اسکے بعد مدرس بچوں کی مدد سے مسلمانوں اور ہندوؤں کے تہذیبی اختلافات کا چارٹ تختہ سیاہ پر اخذ کروائے اور بچوں سے چارٹ بنانے کے لیے کہے جس بچے کا چارٹ سب سے خوبصورت ہو اسے کمرہ جماعت میں آویزہ کرے۔

(۲) مسلمانوں اور ہندوؤں کے تہذیبی فرق پر تقریری مقابلہ کروائیں۔

(۳) قرب و جوار میں بڑی بڑی عمر کے آدمیوں کو سکول میں بلوائیں اور ان سے ہندو مذہب کے متعلق طلباء سے سوالات کے جواب دلوائیں۔

(۴) بعض جگہوں میں ہندوؤں کے مندر، مقامات اور محلوں کے نشانات ابھی باقی ہیں طلباء کو ہندوؤں کا رہن سہن دکھانے کے لیے ان مقامات پر لے جائیں۔

(۵) طلباء اپنے والدین، دادا، دادی، نانا، نانی سے ہندوؤں کے متعلق باتیں سن کر دوسرے دن جماعت میں ایک دوسرے کو سنائیں۔

(۶) بعض جگہوں پر ہندو اب بھی ہیں ان سے اجازت لیکر انکے گھر اور عبادت گاہیں دکھائیں اور طلبہ نے جو کچھ دیکھا ہو اسے تحریر کریں۔

جائزہ: معلوماتی جائزہ: طلباء سے مندرجہ ذیل سوالات کے جواب حاصل کریں۔

(۱) برصغیر پاک و ہند میں مسلمان کب داخل ہوئے؟

(۲) برصغیر پاک وہند میں مسلمانوں کی آمد سے پہلے کس کی حکومت تھی؟

(۳) مسلمانوں اور ہندوؤں کے مذہب میں کیا فرق ہے؟

(۴) ہندوؤں میں کتنی ذاتیں ہیں؟

(۵) ہندوؤں اور مسلمانوں کے رہن سہن میں کیا فرق ہے؟

(۶) ہندوؤں اور مسلمانوں کے لباس میں کیا فرق ہے؟

(۷) ہندوؤں اور مسلمانوں کی زبان میں کیا فرق ہے؟

(۸) مسلمانوں اور ہندوؤں کے تہوارون کے نام بتائیں؟

عملی جائزہ:

(۱) گھر سے مسلمانوں اور ہندوؤں کے تہذیبی فرق کا چارٹ بنا کر لائیں۔

(۲) تقریری مقابلہ کرائیں۔

استحسانی جائزہ:

معلم خود بھی مساوات اور جمہوری طرز رویہ اختیار کرے اور بچوں میں بھی اس رویہ کا مشاہدہ کرے اور ریکارڈ کرے۔

آبادی اور مردم شماری

مقاصد: معلوماتی: (۱) کسی جگہ کی آبادی کے بڑھنے کی وجوہات سمجھ سکیں۔

(۲) مردم شماری اور اسکے طریقہ کار سے آگاہ ہوسکیں۔

(۳) دیہی اور شہری، خواندہ اور ناخواندہ مسلم اور غیر مسلم کی آبادی کے تناسب کے بارے میں معلومات حاصل کرسکیں۔

استحسانی مقاصد: (۱) صحیح اعداد و شمار اور منصوبہ بندی کا شعور پیدا کرنا۔

(۲) وسائل کا شعور بیدار کرنا۔

مہارتی مقاصد: (۱) پاکستان کے خاکے میں کم اور زیادہ آبادی والے علاقے دکھانا۔

(۲) پاکستان کی کل آبادی اور چاروں صوبوں کی آبادی کا چارٹ بنانا۔

(۳) پاکستان کی آبادی کے اجزائے ترکیبی کا چارٹ بنانا۔

تدریسی معاونات: (۱) پاکستان کا نقشہ جس میں آبادی کی تقسیم دکھائی گئی ہو۔

(۲) گنجان آباد شہری علاقوں اور کم آبادی والے دیہی علاقوں کی تصویر۔

(۳) بنجر اور ریگستانی اور پہاڑی علاقوں کی تصاویر۔

(۴) مردم شماری کے فارم اور سکول کی مردم شماری کے لیے معلم کا اپنا بنایا ہوا فارم۔

طریقہ ہائے تدریس: منصوبی طریقہ: سوال و جواب اور تقریر کا مخلوط طریقہ:

تدریس کا آغاز: بچے سکولوں میں دیہات یا شہروں کے محلوں سے آتے ہیں۔ یعنی بعض بچے شہری علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض دیہی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض پڑھے لکھے گھرانوں سے آتے ہیں بعض ان پڑھ گھرانوں سے اس مشاہدے کو بنیاد بناتے ہوئے معلم بچوں سے پوچھے کہ بچو! آپ کے محلے یا گاؤں میں کتنی آبادی ہے؟ آپ کے محلے یا گاؤں میں زیادہ آبادی ہے یا کم؟ اس علاقے کی آبادی کیوں کم ہے؟ یا آپ کے علاقے میں آبادی کیوں زیادہ ہے؟ اگر بچے ان سوالات کا جواب دیتے رہیں تو جواب کی بنیاد پر سوال کا سلسلہ چلتا رہے ورنہ معلم خود بتائے۔ کہ بچو جس جگہ کی آب وہوا اچھی ہو زمین زرخیز ہو، پانی دستیاب ہو۔ قدرتی وسائل موجود ہوں دیگر سہولیات زندگی موجود ہوں اس جگہ کی آبادی زیادہ ہوتی ہے۔

اسی طرح طلباء سے پوچھیں کہ آبادی کا صحیح شمار کرنا کیوں ضروری ہے؟ طلباء کے جواب کے بعد ان کو بتائیں کہ ہمارے ملک میں ہر دس سال کے بعد مردم شماری کی جاتی ہے اس میں مردم شماری کرنے والے گھر گھر جا کر ہر آدمی کا نام عمر، جنس پیشہ تعلیم، مذہب اور پتہ وغیرہ لکھتے ہیں۔ اس سب کو جمع کر کے آبادی کا میزان تیار کیا جاتا ہے۔ اس عمل کو مردم شماری کہتے ہیں سن 2000 کی مردم شماری کے مطابق ہمارے ملک کی آبادی 14,00,00000 سے زائد ہے۔ اب سب طلبہ کو مردم شماری کا بھرا ہوا اور خالی فارم دکھا کر ان سے کہیے کہ ہمیں اس فارم سے تمام تفصیلات کا پتہ چلتا ہے۔ اب فارم کے اجزا کی تشریح کرے۔

(۱) دیہی، شہری آبادی کی تعداد۔ (۲) پڑھی لکھی اور ان پڑھ آبادی کا تعلق۔

(۳) مردوں۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں کی تعداد۔ (۴) ہر مذہب کے ماننے والوں کی تعداد۔

طلباء کے جوابات کے بعد ان کو بتائیں کہ ہمارے ملک میں دیہی اور شہری آبادی کا تناسب یہ ہے کہ 65 فیصد لوگ دیہاتوں میں آباد ہیں اس طرح 45 فیصد لوگ پڑھے لکھے ہیں اور 72 فیصد لوگ ان پڑھ ہیں حکومت خواندگی کا تناسب بڑھا رہی ہے۔ مثالیں دیں اور اسی طرح بچوں کی تعداد (1 تا 15 سال تک ہے 45 فیصد اور بوڑھوں کی تعداد 60 سال سے اور 6 فیصد ہے مذہبی اعتبار سے 97 فیصد مسلمان بستے ہیں۔ اور باقی دوسرے مذاہب کے لوگ ہیں

مشاغل:

(۱) طلباء کو کہیں کہ وہ 1947ء، 1951، 1961، 1972ء، 1981، اور 2000ء، میں پاکستان کی کل آبادی کا چارٹ بنائیں اور ہر دس سال بعد جو فرق پڑا ہے وہ ظاہر کریں۔

(۲) طلبا کو کہیں کہ اپنے سکول کے طلباء کو عمروں کے لحاظ سے تقسیم کریں یعنی 5 تا 7 سال، 8 تا 9 سال، 10 تا 12 سال تک کی عمروں والے طلباء کی تعداد علیحدہ علیحدہ لکھیں۔

(۳) طلباء کو دو گروہوں میں بانٹ کر Quiz کروایا جا سکتا ہے۔ (۴) پاکستان میں آبادی میں اضافے پر تقریری مقابلا کروایا جائے۔

(۵) جماعت کا ہر طالب علم مردم شماری کا فارم پر کر کے لائے۔ اور بعد میں سب کو جمع کر کریں اور بتائیں کہ اس جماعت کے خاندان کے افراد کی تعداد کیا ہے۔ بچے، بوڑھوں اور جوانوں کی تعداد کیا ہے۔ مسلمان اور غیر مسلمان کتنے ہیں خواندہ اور ناخواندہ افراد کتنے ہیں۔

(۶) شہری، دہی، گنجان آباد علاقون کے طلباء اپنے اپنے علاقوں کے اعتبار سے سہولیات معلوم کرنے بھر کرلا میں اور ایک دوسرے کو سنائیں۔

(۷) دو خاندانوں کی آمدنی فی خاندان 5000 روپے ماہانہ ہے ایک خاندان کے دس افراد ہیں اور دوسرے خاندان کے 4 افراد تو ان کی تعداد کا فرق انکی آمدنیوں پر کیا فرق ڈال سکتا ہے۔ اس پر مباحثہ کرائیں۔

جائزہ: بذریعہ موضوعی سوالات

(۱) آب وہوا کس طرح کسی ملک کی آبادی کی تقسیم کرتی ہے؟ (۲) آبادی کے بڑھنے کی وجوہات بیان کریں؟

(۳) پاکستان کے صوبوں کو آبادی کے لحاظ سے ترتیب دیں؟ (۴) مردم شماری سے کیا مراد ہے؟

(۵) پاکستان میں مردم شماری کتنے عرصے کے بعد کی جاتی ہے؟ (۶) پاکستان کی آبادی 2000ء کے مطابق کتنی ہے؟

(۷) پاکستان کی آبادی میں 1947ء سے 2000ء تک کتنا اضافہ ہوا؟

معروضی سوالات: درج ذیل خالی جگہ پر کریں۔

(۱) ریگستانوں اور بنجر علاقوں میں آبادی..........ہوتی ہے۔ (۲) اگر کسی جگہ کی زمین زرخیز ہو تو وہاں آبادی..........ہوگی۔

(۳) پاکستان کا صوبہ..........سب سے کم آباد ہے۔

عملی جائزہ: پاکستان کے خاکے میں کم آبادی والے علاقوں علیحدہ علیحدہ کر کے ان میں رنگ بھریں۔

استحسانی: اس بات کا شعور پیدا ہو کہ منصوبہ بندی کے لیے اعداد وشمار کا ہونا اشد ضروری ہے۔

آمدورفت ومواصلات کے ذرائع

مقاصد:

معلوماتی: (۱) پاکستان کے ذرائع آمدورفت واصلات سے روشناس کرنا۔ (ریلوے سڑکیں۔ ہوائی وسمندری ذرائع۔ ریڈیو۔ ٹی وی۔ فون Internet e.mail,Fax، ڈش انٹینا، کیبل نیٹ ورک وغیرہ)

(۲) پاکستان کی ترقی میں ذرائع آمدورفت ومواصلات کی اہمیت کو سمجھنا۔

(۳) پاکستان کے دفاع میں ان ذرائع کی اہمیت اور صحیح استعمال۔

استحسانی: (۱) قومی املاک کے تحفظ اور سلامتی کے متعلق کا استحسان پیدا کرنا۔ (۲) دوسروں کے ساتھ مل کر استحسان پیدا کرنا۔

عملی: ریڈیو۔ ٹی وی، فون Internet, E mail, Fax, Dish وغیرہ کا عملی استعمال۔

معاونات: تمام اشیاء مذکورہ بالا کی تصاویر یا ماڈل اگر آسانی سے دستیاب ہوں، بسوں ٹرکوں، کاروں، ہوائی جہاز و بحری جہازوں، موٹر سائیکلوں اور ویگنوں کی تصاویر، ریلوے سٹیشن، اور Airport کی تصاویر۔

طریقہ ہائے تدریس: اس سبق کو حسب ذیل طریقوں سے پڑھایا جائے گا۔

(۱) وسائلی طریقہ (۲) مشاغلی طریقہ (۳) مشاہداتی طریقہ (۴) بیانیہ طریقہ (۵) مظاہراتی طریقہ (۶) تفویضی طریقہ

(۱) وسائلی طریقہ: اس طریقے سے طلباء کو ریلوے سٹیشن، بسوں کے اڈوں، ہوائی اڈوں بندرگاہوں، ٹی وی اسٹیشن، ریڈیو سٹیشن، ٹیلی فون وتار گھر میں سے جو ذرائع قریب آسانی سے دستیاب ہوں انکی مدد سے موقع پر طلباء کو روشناس کرایا جائے۔

کھیل کھیل وبیان کا مخلوط طریقہ: طلبا وطالبات کو ریلوے کے نظام پر سڑکوں اور ٹریفک کے نظام میں ہوائی نظام پر ٹیلی فون پر کھیل بذریعہ ماڈل کھیلنے کا بندوبست کیا جائے۔ طلبا اور طالبات کو اس دوران ساتھ ساتھ سبق کے بارے میں دیگر معلومات بیانیہ انداز میں سمجھائی جائیں۔

تفویضی طریقہ: طلبہ کے ہر تصور کے بارے میں سوالات دے دیئے جائیں اور انکو گھر میں بھائی، بہنوں اور ابوامی سے درسی کتب، اور ذاتی مشاہدات کی بنیاد پر ان کے جوابات لکھنے کو کہا جائے۔ بعدازاں انفرادی اور اجتماعی تصیح کر کے سبق کی تفہیم کروائی جائے۔

مظاہراتی طریقہ: طلباء کے سامنے ریلوے نظام وسمندری ٹرانسپورٹ، سڑکوں اور روڈ ٹرانسپورٹ کے متعلق جو مظاہرے ممکن ہوں کیے جائیں۔ مثلاً

ریل گاڑی کا پٹڑی پر چلنا اور رکنا۔ اسی طرح سڑک پر ویگن، موٹر وغیرہ چابی سے چلا کر ٹیلی فون پر گفتگو کر کے مظاہروں کے ذریعے سبق کی تدریس۔ اسی طرح سبق کو بیانیہ انداز میں سوال جواب کے ذریعے بھی پڑھایا جا سکتا ہے۔

مشاغل: (۱) طلبا کو قرب و جوار کے ریلوے سٹیشن اور ریل گاڑیاں دکھائی جائیں۔ اس دوران ریلوے کے مختلف شعبے دکھائے جائیں۔ کسی طالب علم نے ریل کا سفر کیا ہو تو اسے اپنے سفر کا حال بیان کرنے کے لیے کہا جائے۔

(۲) طلبا اپنے بس، ویگن کا سفر کا حال بیان کریں۔

(۳) اگر کسی طالب علم نے ہوائی سفر کیا ہو تو وہ اسے بیان کرے۔

(۴) ہوائی جہاز کا ماڈل بنائیں۔

(۵) بحری جہازوں کا ماڈل بنائیں۔

(۶) بحری، ہوائی جہازوں کی تصاویر جمع کریں۔ اور نئی نئی ماڈلز کی گا ں کی تصاویر بھی جمع کریں۔

(۷) پاکستان کے بڑے بڑے ریلوے سٹیشن کا نام لکھیں؟

(۸) قرب و جوار کے ریڈیو یا ٹی وی سٹیشن کا دورہ کریں۔

(۹) ٹیلی ویژن کے فوائد پر اور نقصان پر تقریر کریں۔

جائزہ: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھ کر لانے کا کہا جائے۔

(۱) پاکستان میں ریلوے کا محکمہ کس حکومت کے تحت ہے؟

(۲) ریلوے سٹیشن کا محکمہ کیا کام کرتا ہے؟

(۳) ریلوے کا صدر مقام کہاں ہے؟

(۴) پاکستان کی بڑی بڑی شاہرائیں کون کون سی ہیں؟

(۵) پاکستان کے بڑے بڑے ہوائی اڈے کون کون سے ہیں؟

(۶) پاکستان کی ہوائی کمپنی کا کیا نام ہے؟

(۷) پاکستان میں کتنی بندرگاہیں ہیں نام لکھیں؟

(۸) پاکستان میں کتنے ریڈیو اسٹیشن ہیں؟

(۹) پاکستان میں کل کتنے ٹیلی وژن سٹیشن ہیں؟

استمراری جائزہ: ذرائع آمد و رفت کے استعمال میں تحفظ و سلامتی کے احساس کا مشاہدہ کرنا۔

عملی: ریڈیو، ٹی، وی، فون، وغیرہ آپریٹ کر سکنا۔

سر سید احمد خان

(ا) مقاصد:

(ا) معلوماتی: (۱) طلباء/طالبات کو سر سید احمد خان کے حالات زندگی سے مطلع کرنا۔

(۲) سر سید احمد خان کے سیاسی، مذہبی، اخلاقی، سماجی، نفسیاتی اور تعلیمی کارناموں پر روشنی ڈالنا

(ب) استحسانی: (۱) تعلیم سے محبت پیدا کرنا۔

(۲) اپنی مدد آپ کا مفہوم سمجھنا۔

(ج) عملی: (۱) سر سید احمد خان پر مضمون لکھنا۔

(۲) سر سید احمد خان کے متعلق تقریر کرنا۔ (۳) سر سید احمد خان کے اصلاحی پروگرام کا چارٹ بنانا۔

(۲) تدریسی معاونات:

(۱) قبل از تقسیم برصغیر پاک و ہند کا نقشہ۔ (۲) سر سید احمد خان کے اصلاحی پروگرام چارٹ۔ (۳) سر سید احمد خان کی تصویر

(۴) مغل شہزادوں اور بہادر شاہ ظفر کی تصاویر۔ (۵) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی تصویر

(۳) طریقہ ہائے تدریس: اس سبق کو حسب ذیل طریقوں سے پڑھایا جا سکتا ہے۔

(۱) منصوبی (۲) قصہ گوئی۔ (۳) تفویضی (۴) مسئلی۔

(ا) منصوبی: ہم سکول میں سر سید احمد خان کی سالگرہ منانا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے منصوبہ بنایا جائے اور اس کو پایہ تکمیل پہنچایا جائے۔ اس منصوبے کی تکمیل میں ہر طرح کے انتظامات آپ خود اپنی نگرانی میں کرائیں، یہ تصاویر، تلاوت قرآن پاک، نعت، [illegible] جات، [illegible]، وغیرہ طلباء سے بنوائیں۔

(ب) قصہ گوئی: جنگ آزادی 1857ء کی داستان، بہادر شاہ ظفر اور شہزادوں کے ساتھ سلوک، اور سر سید احمد خان کے اصلاحی پروگرام کو کہانی کی شکل میں طلباء کو سنائیں۔ اور جہاں ضروری ہو تدریسی معاونات استعمال کریں۔

(ج) تفویضی: طلباء کو چند سوالات بنا کر دیئے جائیں اور ان کو کہیں کہ وہ ان کے جوابات درسی کتاب یا دیگر امدادی کتب کی مدد سے تیار کر کے لکھیں مثلاً

(۱) سر سید احمد خان کہاں پیدا ہوئے؟ (۲) ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں پر کیا مظالم ہوئے؟

(۳) ان مظالم کو ختم کرنے کیلئے سر سید احمد خان نے کیا کیا؟ (۴) سر سید احمد خان کی کوششوں کا کیا نتیجہ نکلا؟ وغیرہ وغیرہ۔

(د) مسئلی: طلبہ کے سامنے یہ مسئلہ رکھیں کہ وہ اگر کوئی کنبہ / خاندان مالی، سیاسی تعلیمی اخلاقی لحاظ سے پیچھے رہ جائے تو اس کو کچھ کرنا چاہیے۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے تجاویز پیش کریں۔ اور بعد ازاں سب طلبہ کو باری باری اس کیلئے مجوزہ حل پڑھ کر سنانے کا کہا جائے اور آپ ان نکات کو ساتھ ساتھ تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں۔ مگر مشترک کو صرف ایک ہی دفعہ لکھیں۔ آخر میں ان کے ذریعے مسلمانوں کی بدحالی اور پسماندگی کو دور کرنے کیلئے سر سید احمد خان کے کارناموں پر روشنی ڈالیں اور چارٹ کے ذریعے سبق کی تفہیم کرائیں۔

(۴) مشاغل: (۱) سر سید احمد خان کی زندگی اور کارناموں کے متعلق طلباء / طالبات کے درمیان چستیاں منعقد کروائیں۔

(۲) سر سید احمد خان کی سالگرہ یا برسی منانے کیلئے کسی تقریب کا اہتمام کریں جس میں سر سید احمد خان کی زندگی اور کارناموں پر روشنی ڈالی جائے۔

(۳) سر سید احمد خان کی خدمات پر نغمات / گیت سننے اور بہادر شاہ ظفر کی غزلیں سنوانے کا اہتمام کریں۔

(۴) سر سید احمد خان کے اصلاحی پروگرام کو چارٹ کی شکل میں تیار کرنے کا کہیں۔

(۵) جائزہ:

معلوماتی: معلوماتی جائزے کی غرض سے حسب ذیل سوالات پوچھیں اور جوابات لکھ کر لانے کا کہیں۔

(۱) سر سید احمد خان کب پیدا ہوئے؟ (۲) سر سید احمد خان کہاں پیدا ہوئے؟

(۳) ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کیوں لڑی گئی؟ (۴) ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں نے بدلہ کس طرح لیا؟

(۵) ان انتقامی کاروائیوں کا مسلمانوں پر کیا اثر پڑا؟ (۶) اس زمانے میں مسلمانوں کی رہنمائی کیلئے کون شخص سامنے آیا؟

(۷) سر سید احمد خان نے مسلمانوں کی اصلاح کس طرح کی؟ (۸) سر سید احمد خان کی کوششوں کا کیا نتیجہ نکلا؟

(۹) سر سید احمد خان کا دوقومی نظریہ کیا تھا؟

(ب) استحسانی جائزہ:

(۱) طلباء / طالبات کس حد تک تعلیم میں دلچسپی رکھتے ہیں اور تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان کے کیا عزائم ہیں۔ اس کا جائزہ بذریعہ مشاہدہ لینا۔

(۲) طلباء / طالبات اپنی مدد آپ کرتے ہیں اس بات کا مشاہدہ سکول کے اندر اور باہر کی سرگرمیوں سے کریں۔

عملی جائزہ: (۱) طلباء / طالبات گھر سے سر سید احمد خان پر مضمون لکھ کر لائیں۔

(۲) طلباء / طالبات سے سر سید احمد خان پر تقاریر کرائیں۔

(۳) طلباء / طالبات سر سید احمد خان کے اصلاحی پروگرام کا چارٹ بنا کر لائیں۔

علامہ محمد اقبال

(۱) مقاصد:

(ا) معلوماتی:
(۱) طلباء/طالبات کو سر سید احمد خان کے حالات زندگی سے روشناس کرنا۔
(۲) علامہ اقبال کی ملی خدمات پر روشنی ڈالنا

(ب) استحسانی:
(۱) طلباء/طالبات کے اندر جذبہ حب الوطنی پیدا کرنا

(ج) عملی:
(۱) علامہ اقبال کی خدمات پر تقریر کرنا۔
(۲) علامہ اقبال اور ان کے مزار کی تصویر بنانا۔
(۳) علامہ اقبال کی کتابوں کے مجموعوں کا چارٹ بنانا۔

(۲) تدریسی معاونات:

(۱) قبل از تقسیم برصغیر پاک و ہند کا نقشہ۔ (۲) علامہ قبال کی تصویر (۳) انگلستان کا نقشہ۔ (۴) ۱۹۳۰ء کے خطبے کا چارٹ۔
(۵) مزار علامہ اقبال کی تصویر۔ (۶) علامہ اقبال کے گھر کی تصویر۔ (۷) علامہ قبال کے والد صاحب اور استاد کی تصویر۔

(۳) طریقہ ہائے تدریس:

اس سبق کو حسب ذیل طریقوں سے پڑھایا جاسکتا ہے۔

(۱) طریقہ قصہ گوئی۔ (۲) سوال و جواب وتقریر کا مخلوط طریقہ۔ (۳) منصوبی طریقہ

(قصہ گوئی: طلباء کو ۹ نومبر ۱۸۷۷ کو حضرت علامہ اقبال کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات ۱۹۳۸ تک کا حال دلچسپ کہانی کے انداز میں سنائیں۔
مثلاً میں آج آپ کو ایسے انسان کی کہانی سنانا چاہتا ہوں جو بیک وقت ایک شاعر، فلسفی، اور سیاست دان تھے۔ جنہوں نے پاکستان کا تصور جس میں آج کل آزدی سے زندگی کے دن بسر کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے پیش کیا تھا۔ اور اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو بیدار کیا اور اور ان کو علیحدہ خود مختیار اسلامی ملک حاصل کرنے کی تلقین کی خدا نے ان کی یہ آرزو ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پوری کردی اور پاکستان بن گیا اور یہاں علامہ اقبال کی پیدائش سے لے کر موت تک کے حالات۔ پاکستان بنانے میں ان کا حصہ وغیرہ کہانی کی شکل میں سنائیں (اس دوران تدریسی معاونات ضرور استعمال کریں)

سوال و جواب، تقریر کا مخلوط طریقہ: آمادگی کی غرض سے طلباء سے حسب ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔

(۱) بچو! پاکستان کے قومی شاعر کا کیا نام تھا؟ (۲) علامہ اقبال کہاں پیدا ہوئے تھے؟ (۳) انہوں نے کہاں کہاں سے تعلیم حاصل کی تھی؟

(۴) علامہ اقبال نے کب وفات پائی؟ (۵) علامہ اقبال نے مسلمانوں کی کیا خدمات کی؟

ان سوالات کے جوابات کے بعد استاد حضرت علامہ اقبال کا فوٹو سامنے بلیک بورڈ پر لگادے اور طلباء کو بتائے گا کہ مسلم لیگ ۱۹۰۶ء میں قائم ہوئی تھی۔ ۱۹۳۰ء میں آلہ آباد کے مقام پر مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ہوا تھا۔ جس کی صدارت حضرت علامہ اقبال نے کی تھی۔ اس اجلاس میں پہلی دفعہ علیحدہ مسلم ریاست کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد سوال پوچھیں کہ علامہ اقبال نے اپنے اس مطالبے کو تسلیم کرانے کیلئے کیا کچھ کیا؟ طلباء/طالبات کے جوابات کے بعد خود وضاحت کریں کہ اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو بیدار کیا۔ حضرت قائداعظم کو مسلم لیگ میں شمولیت پر آمادہ کیا اور ان کو اپنی وفات تک خطوط لکھتے رہے۔ حضرت علامہ اقبال کو قوم پر کیا احسان ہے اس کے جواب میں بتائیں کہ پاکستان کا تصور سب سے پہلے انہوں نے دیا تھا اور رات دن زندگی بھر اس مقصد کے حصول کیلئے کوشاں رہے۔

منصوبی طریقہ: حضرت علامہ اقبال کی سالگرہ اور برسی منانے کا منصوبہ بنایا جائے اس منصوبے کی تکمیل تک اس سبق کی تدریس بڑے موثر انداز میں ہو جائے گی۔

مشاغل:

(۱) برصغیر پاک و ہند کے نقشے میں سیالکوٹ اور لاہور تلاش کرائیں۔

(۲) ڈاکٹر علامہ اقبال پر تقریروں کا مقابلہ کرائیں۔

(۳) دنیا کے نقشے پر انگلستان اور جرمنی کی نشاندہی کرائی جائے طلباء سے ان کے خاکے بنوا کر اس میں رنگ بھرنے کا کہا جائے۔

(۴) علامہ اقبال کی مختلف مواقع کی تصاویر جمع کرائیں اور ان کو البم میں لگوائیں۔

(۵) تقسیم سے قبل برصغیر پاک و ہند کے نقشے میں مسلمان اکثریت والے صوبوں کی نشاندہی کرائیں۔ اور ان خاکے بنا رک ارنگ بھروائیں۔

(۶) اگر ممکن ہو تو علامہ اقبال کے خطوط کی نقول تیار کرنے کا کہا جائے۔

(۷) علامہ اقبال کی نظمیں خصوصاً آزادی اور بچوں پر لکھی گئی نظمیں سنانے کا اہتمام کیا جائے۔

(۸) علامہ اقبال کی نظمون کے مجموعوں کے چارٹ بنائے جائیں۔

(۹) ۱۹۳۰ء کے خطبے کے اہم نکات کا چارٹ بنایا جائے

(۱۰) علامہ اقبال کی زندگی کے مختلف مراحل کا وقتی چارٹ بنوایا جائے۔

(۱۱) علامہ اقبال کے بارے میں طلباء کے دوگروہوں کے درمیان چتیاں (Quiz) منعقد کرائیں۔

(۱۲) علامہ اقبال کے حالات زندگی اور خدمات کے بارے میں معمے بنا کر حل کروائیں۔

(۵) جائزہ:

معلوماتی:

معلوماتی جائزے کی غرض سے حسب ذیل سوالات پوچھیں اور جوابات لکھ کر لانے کا کہیں۔

(۱) علامہ اقبال کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

(۲) علامہ اقبال نے پاکستان کے اندر اور باہر کہاں کہاں تعلیم حاصل کی تھی؟

(۳) علامہ اقبال نے ۱۹۳۰ء میں جو خطبہ دیا تھا اس میں کیا مطالبہ کیا تھا؟

(۴) حضرت علامہ اقبال نے علیحدہ ملک حاصل کرنے کیلئے کیا کچھ کیا۔

(٦) حضرت علامہ اقبال نے کب وفات پائی۔

(۷) علامہ اقبال کی وفات کے کتنے عرصہ بعد پاکستان بنا تھا؟

(ب) استحسانی جائزہ:

سکول کے اندر اور باہر مختلف مواقع پر طلباء/طالبات کے اندر علامہ اقبال کی ذات اور ان کی شاعری کے متعلق عزت واحترام کا پتہ چلانا۔

مہارتی:

(۱) طلباء/طالبات کو حضرت علامہ قبال پر مضمون لکھنے کا کہیں۔ اور اس کا جائزہ لیں۔

(۲) حضرت علامہ اقبال کی خدمات کے بارے میں طلبہ/طالبات سے تقاریر کرائیں۔

(۳) حضرت علامہ اقبال کے مزار کی تصویر بنوائیں۔

(۴) حضرت علامہ اقبال کی کتابوں کے مجموعے کا چارٹ بنوائیں۔

حضرت قائداعظم محمد علی جناح

(۱) مقاصد:

(ا) معلوماتی: (۱) طلباء/طالبات کو سرسید احمد خان کے حالات زندگی سے متعارف کرانا۔

(۲) پاکستان بنانے اور اس کی تعمیر میں قائداعظم کی انتھک کوششوں سے متعارف کرانا۔

(ب) استحسانی: (۱) قائداعظم کی ذات سے عقیدت پیدا کرنا۔

(۲) طلباء میں وطن سے محبت پیدا کرنا۔

(۳) محنت اور لگن سے کام کرنے کا جذبہ پیدا کرنا۔

(ج) مہارتی: (۱) نقشے پر پاکستان بننے سے قبل مسلم اکثریت کے صوبوں کی نشاندہی کرانا۔ (۲) قرارداد پاکستان کا چارٹ بنانا۔

(۳) حضرت قائداعظم کے مزار کا ماڈل اور تصویر بنانا۔ (۴) حضرت قائداعظم پر مضمون لکھنا اور تقریر کرنا۔

(۲) تدریسی معاونات:

(۱) قائداعظم کی بڑی تصویر۔ (۲) قائداعظم کی مختلف موقعوں پر لی گئی تصاویر۔

(۳) ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کے اجلاس کی تصاویر۔ (۴) قرارداد پاکستان کا چارٹ۔

(۵) برصغیر پاک و ہند کے نقشے پر مسلم اکثریت کے صوبوں میں سبز رنگ۔ (۶) قائداعظم کی زندگی کے اہم واقعات کا چارٹ

(۳) طریقہ ہائے تدریس:

اس سبق کو حسب ذیل طریقوں سے پڑھایا جاسکتا ہے۔

(۱) طریقہ قصہ گوئی۔ (۲) منصوبی طریقہ۔ (۳) سوال و جواب اور تقریر کا مخلوط طریقہ

سوال و جواب و تقریر کا مخلوط طریقہ: مندرجہ ذیل سوالات کی مدد سے بچوں کو موضوع سبق کی طرف راغب کریں۔

(۱) ہم کہاں رہتے ہیں؟ (۲) ہمارے ملک کا کیا نام ہے؟ (۳) یہ تصویر کس کی ہے؟ (قائداعظم کی تصویر دکھا کر)

(۴) علیحدہ مسلم ریاستوں کا تصور سب سے پہلے کس نے پیش کیا تھا؟ (جواب حضرت علامہ اقبال نے) (۵) قرارداد پاکستان کب منظور ہوئی؟

(۶) قرارداد پاکستان منظور ہونے کے کتنے عرصے بعد پاکستان بنا؟ (۷) پاکستان بننے کے بعد قائداعظم کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

(۸) قائداعظم کی وفات کب ہوئی؟ (۹) قائداعظم کا قوم پر کیا احسان ہے؟

ان سوالات کے ساتھ ساتھ آپ خود تقریری انداز میں تدریسی معاونات کی مدد سے تشریح کرتے جائیں۔

قصہ گوئی:

حضرت قائداعظم کی پیدائش سے لے کر پاکستان بننے تک اور پھر پاکستان بننے کے بعد ان کی وفات تک کا حال کہانی کی شکل میں پیش کریں۔ جہاں ضروری اور مناسب ہو تو تدریسی معاونات کا استعمال کریں۔ اقبال نے مسلمانوں کی کیا خدمات کی؟

منصوبی طریقہ:

حضرت قائداعظم کی سالگرہ اور برسی یوم پاکستان، یوم آزادی منانے کے منصوبے تیار کر کے اس سبق کو منصوبی طریقے سے بھی پڑھایا جاسکتا ہے۔

مشاغل:

(۱) طلباء/طالبات کے درمیان قائداعظم کی زندگی کے متعلق تقریری مقابلہ کرایا جائے۔

(۲) قائداعظم کے متعلق نغمات / گیت، ترانے سنانے کی محفل کا اہتمام کیا جائے۔

(۳) قائداعظم کے ارشادات کا چارٹ بنایا جائے۔

(۴) قائداعظم کے بارے میں اخبارات کے تراشے جمع کرائیں۔

(۵) قائداعظم کے بارے میں طلباء کے درمیان چیستاں منعقد کرایا جائے۔

(۶) قائداعظم کے بارے میں معمے بنا کر طلباء/طالبات سے حل کرائے جائیں۔

(۷) طلباء کو قائداعظم کی آواز کا کیسٹ سنایا جائے اور ممکن ہو تو پروجیکٹر پر فلم بھی دکھائی جائے اور بعد ازاں طلباء/طالبات ان کو ہو بہو اسی طرح دہرانے کی کوشش کریں۔

(۸) طلباء سے قائداعظم کی زندگی کے اہم واقعات پر مشتمل چارٹ بنوائیں۔

(۹) قائداعظم کی مختلف موقعوں پر لی گئی تصاویر، ان کے مزار جائے پیدائش زیارت ریذیڈنسی کی تصاویر جمع کر کے البم بنوائیں۔

(۱۰) علامہ اقبال کے حالات زندگی اور خدمات کے بارے میں معمے بنا کر حل کروائیں۔

(۵) جائزہ:

معلوماتی: مندرجہ ذیل خالی جگہوں کو پر کریں۔

(۱) ہمارے وطن کا نام..........................ہے۔ (۲) قائداعظم کا پورا نام..........................تھا۔

(۳) پاکستان بنانے میں قائداعظم نے سخت.......کی۔ (۴) قائداعظم ۱۱ستمبر..........................کوفوت ہوئے۔

(۵) قائداعظم کا مزار..........................میں ہے۔ (۶) پاکستان کا نام روشن کرنے کیلئے ہم سب کو سخت.........کرنی چاہیے۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھ کر لائیں۔

(۱) پاکستان بنانے میں قائداعظم کا مقابلہ کس کس سے تھا؟ (۲) قرارداد پاکستان کے اہم نکات بیان کرو؟

(۳) آپ قائداعظم کی امانت پاکستان کی کس طرح حفاظت کریں گے؟ (۴) قائداعظم کو ہم کیوں یاد کرتے ہیں؟ (۵) قائداعظم نے کل کتنی عمر پائی؟

(۶) پاکستان بننے کے بعد قائداعظم کو کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ (۷) قیام پاکستان کے بعد قائداعظم کتنے عرصہ تک زندہ رہے؟

(ب) استحسانی جائزہ:

(۱) روزمرہ زندگی میں طلبہ کے جذبہ حب الوطنی کا مشاہدہ کریں۔

(۲) قائداعظم کے متعلق سبق پڑھتے ہوئے، تقاریر سنتے ہوئے، نغمات گاتے اور سنتے ہوئے ان کے اثرات کا مشاہدہ کریں اور نوٹ کریں۔

مہارتی جائزہ:

(۱) قبل از تقسیم برصغیر پاک و ہند کے نقشے پر طلباء سے مسلم اکثریت کے صوبوں کی نشاندہی کرائیں۔

(۲) قرارداد پاکستان کا چارٹ بنوائیں۔ (۳) مزار قائداعظم کا ماڈل بنوائیں۔

(۴) مزار قائداعظم کی تصویر بنوائیں۔ (۵) پاکستان کا خاکہ بنوائیں۔

(۶) حضرت قائداعظم کے زندگی اور کارناموں پر مضمون لکھوائیں۔

(۷) حضرت قائداعظم کے کارناموں پر روشنی ڈالنے کیلئے تقاریر کرائیں۔

"تعلیم سب کیلئے"

نوشہرہ پراجیکٹ

ماڈیول نمبر	عنوان	ماڈیول نمبر	عنوان
1	اساسیات تعلیم (Foundations of Education)	7	شخصیت، انفرادی اختلافات اور مجموعی ریکارڈ (Personality, Individual Differences & Cumulative Record)
2	یونیورسلائزیشن آف پرائمری ایجوکیشن (Universalization of Primary Education)	8	ہم نصابی سرگرمیاں (Co-Curricular Activities)
3	جائزہ اور پیمائش (Evaluation & Measurement)	9	تدریس اردو (Teaching of Urdu)
4	پرائمری سکول کا انتظام (Management of Primary School)	10	تدریس معاشرتی علوم (Teaching of Social Studies)
5	تدریس میں جدت (Innovation in Teaching)	11	تدریس ریاضی (Teaching of Mathematics)
6	تدریسی اعانات (Teaching Aids)	12	تدریس سائنس (Teaching of Science)

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔، ایبٹ آباد

باشتراک و تعاون: یونیسکو (UNESCO)، اسلام آباد